رباعیات

شہزداہ علی اصغرؑ

جمع کردہ

سید نذر عباس رضوی

چھ ماہ کا شہید علی اصغرؑ

کھلا یہ راز اے اصغرؑ تیری کہانی سے
کہ کمسنی بھی کم نہیں کسی جوانی سے
زمانہ آج تک اس کا جواب دے نہ سکا
سوال تو نے کیا تھا جو بے زبانی سے

اصغرؑ کہ جس نے پاؤں نہ رکھا زمین پر
اسلام کو سکھا دیا چلنا زمین پر
محروم ہو رہی ہے بنتِ علیؑ ردا سے
اپنی زمیں اٹھا لے معبود کربلا سے

--سید شکیل اترولوی--

مر جائے جو فرزند تو کیا چارہ ہے
ہاں صبر علاجِ صد پارہ ہے
اصغرؑ کو لٹا کے قبر میں شہ نے یہ کہا
آرام کر اب یہی گہوارہ ہے

اس ظلم کا ہے کہیں ٹھکانہ ہے ہے
پائے نہ حسینؑ آب و دانہ ہے ہے
شق ہوئی زمیں اور نہ گردوں بگڑے
اصغرؑ کا گلہ بنے نشانہ ہے ہے

جب دفن ہوا بادشاہِ نیک نہاد
کی فاطمہؑ نے آ کر قبر پہ فریاد
چھوٹی سی لحد بنا کے اصغرؑ کی وہاں
کوزہ جو دھرا خوب روئے سجادؑ

اصغرؑ کو جو مقتل میں لٹاتے تھے حسینؑ
مردے کو کلیجے سے لگاتے تھے حسینؑ
از بسکہ زمینِ کربلا جلتی تھی
گہ رکھتے تھے لاش گہ اٹھاتے تھے

ماں کہتی تھی راحت نہ تمہیں آہ ملی   تصویر تیری خاک میں اے ماہ ملی

ماں صدقے برس دن نہ جئے تم ہے ہے   اصغرؑ تمہیں عمر ایسی کوتاہ ملی

---انیسؔ--

جب رن میں حسینؑ اصغرؑ بے شیر کو لائے   لختِ جگرِ بانوئے دل گیر کو لائے

جلادوں میں اس صاحبِ توقیر کو لائے   ہاتھوں پہ دھرے چاند سی تصویر کو لائے

غل پڑ گیا دیکھو شہء والا کے پسر کو

خورشید نے ہاتھوں پہ اٹھایا ہے قمر کو

--انیسؔ--

تیر اصغرؑ کو لگا کر بولا شہ سے حرملہ   دور اب تو دل سے سرورؑ داغ اکبرؑ ہو گیا

شہ نے فرمایا رضائے حق پہ راضی ہے حسینؑ   زخم کا اکبرؑ کے مرہم داغ اصغرؑ ہو گیا

دیکھ کر گود اپنی خالی سب سے بانو کہتی تھی

صاحبو اس دشت میں گم میرا دلبر ہو گیا

--انیسؔ--

ہاں لشکرِ یزید کے بوڑھوں کو دوستو!   ماضی کی ایک شکل دکھائی حسینؑ نے

کر کے بلند ہاتھ پہ اس دور کا علیؑ   سب کو غدیر یاد دلائی حسینؑ نے

---شوکت رضا شوکتؔ---

نُور معصوم شرف حسن ولی لکھتے ہیں   بھول جاتے ہیں جب عصمت کی کلی لکھتے ہیں

ہم نے اس گھر میں نہ پستی کا تصور دیکھا   ہم تو اصغرؑ کو بھی لکھیں تو علیؑ لکھتے ہیں

---شوکت رضا شوکتؔ---

ماں کہتی تھی کیا کیا ملال جھیلے ہوں گے　　رات اندھیری ، ڈراؤنا جنگل
اصغرؑ میرے،قبر میں اکیلے ہوں گے　　بہنا نہیں پاس کیسے کھیلے ہوں گے

ہاتھوں کو تم اُٹھاؤ تو فریاد کے لئے　　مولا ضرور آئیں گے امداد کے لئے
اصغرؑ نے مسکرا کے کہا سُن لے حرملہ　　اب نسل تیری تڑپے گی اولاد کے لئے

مرحبا شِیر خوار کرب و بلا　　اِس تبسم کے کیا قرینے ہیں
اِک طرف پوری کائنات کی عمر　　اِک طرف تیرے چھ مہینے ہیں

--ڈاکٹر عباس رضا نیّر جلالپوری--

مسکراتے ہوئے بے زباں مرحبا　　سارے اوصاف کتنے جلی ہوگئے
پل کے عباس غازیؑ کی آغوش میں　　چھ مہینے میں بالکل علیؑ ہوگئے

--ڈاکٹر عباس رضا نیّر جلالپوری--

یہ کہہ کے بوسے شہِ دیں نے باوفا کے لئے　　کِھلا ہے پھول مدینے میں کربلا کے لئے
جہاں میں آن کے وہ بن چلے چلا بھی گیا　　زمیں ترس گئے اصغرؑ کے نقشِ پا کے لئے

---نایابؔ ھلوری---

علی اصغرؑ کی طفلی کہہ رہی تھی بڑھ کے لشکر سے　　اُلٹ دیں فوج کو کچھ نا تواں ایسے بھی ہوتے ہیں
زباں ہونٹوں پہ پھیریں اور دل پر تیغ چل جائے　　گھرانے میں نبیؐ کے بے زباں ایسے بھی ہوتے ہیں

جب دفن ہوا بعدِ شہِ نیک نہاد   کی فاطمہؑ نے قبر پہ آ کے فریاد
چھوٹی سی لحد بنا کر اصغرؑ کی وہاں   کوزہ جو دھرا خوب روئے سجادؑ

برچھی کبھی بھالا کبھی تلوار ہے اصغرؑ   دشمن کیلئے خوف کی دیوار ہے اصغرؑ
کیا ہوں گے جوانی میں یہ شبیرؑ سے پوچھیں   بچپن ہی میں جب حیدرِ کرارؑ ہیں اصغرؑ

--اختر لکھنوی---

گہوارے سے حسینؑ جو اصغرؑ کو لے چلے   ہاتھوں پہ رکھ کے فدیہِ داور کو لے چلے
بادل میں شام کے مہِ انور کو لے چلے   چلائی ماں کہاں میرے دلبر کو لے چلے
فارغ ابھی نہیں ہوئی اکبرؑ کے داغ سے
کچھ روشنی ہے گھر میں میرے اس چراغ سے

ہوا ٹھہری، فلک ٹھہرا، زمیں ٹھہری زماں ٹھہرا   سمندر کے قریب جب تشنگی کا کارواں ٹھہرا
زبانیں بند، دل تڑپے لہو روتا رہا لشکر   سرِ میداں رجز پڑھتا ہوا جب بے زباں ٹھہرا

--میر مجیب علی پوری--

وقف یہ میری زباں تو بے زباں کے نام ہے   اصغرؑ بے شیر کی مدحت ہی میرا کام ہے
دیکھ کر اصغرؑ کو شہ کی گود میں ایسا لگا   دامنِ شبیرؑ سے لپٹا ہوا اسلام ہے

--میر مجیب علی پوری--

اِدھر ایک تشنہ لب نے پانی مانگا   اُدھر سے حرملہ کا تیر چلا
جوابِ تیر میں اصغرؑ نے ہنس کر   ستم کو موت کا پانی پلایا

--میر مجیب علی پوری--

حرملا کیا صرف مجھ کو بے زباں سمجھا ہے تو　　عزم و ہمت کا کوہِ ہمالہ میں ہوں اور زرہ ہے تو
اک تبسم ہی سے کردوں گا میں تیرا خاتمہ　　سامنے میرے فنونِ جنگ میں بچہ ہے تو

--میر مجیبؔ علی پوری--

بولتا قرآن ہے یوں دستِ شہِ ذیشان میں　　سورۃِ کوثر ہو جیسے سینہء قرآن میں
بائے بسم اللہ میں جیسے راز ہے قرآن کا　　کربلا کا راز ہے اصغرؑ کی اک مُسکان میں

--میر مجیبؔ علی پوری--

اصغرؑ کی نگاہِ غیض و غضب اِس پار بھی ہے اُس پار بھی ہے
میدانِ تبسم میں تنہا خود فوج بھی ہے سردار بھی ہے
ہونٹوں پہ زباں صیقل کر کے اصغرؑ نے کہا میرے بس میں
پڑی ہوئی اک میان بھی ہے، سوکھی ہوئی اک تلوار بھی ہے

--میر مجیبؔ علی پوری--

دشتِ بلا میں آج عجب انقلاب ہے　　ہر ایک سمت پھیلا ہوا اضطراب ہے
بیعت کے طالبوں کے جگر ہو گئے کباب　　اصغرؑ تیری ہنسی ہے کہ برق عتاب ہے

--میر مجیبؔ علی پوری--

لاکھوں کی وہ اُمنڈتی ہوئی فوج نابکار　　اِک شیر خوار شیر کی ہیبت سے ڈر گئی
تیغِ تبسمِ علی اصغرؑ کی ضرب سے　　بیعت تڑپ تڑپ کے سرِ دشت مر گئی

--میر مجیبؔ علی پوری--

ہنس کے توڑا ستم گروں کا بھرم　　رکھ لیا تنہا لشکروں کا بھرم
خونِ اصغرؑ کے ایک قطرے میں　　موجزن ہے سمندروں کا بھرم

--میر مجیبؔ علی پوری--

ستم کا تیر چلا جب گلوئے اصغرؑ تک   زمیں لرزی فلک کانپا روئے پتھر تک
اشارہ کرتے اگر تشنہ لب علی اصغرؑ   فرات کیا ہے اُتر آتا حوضِ کوثر تک

--میر مجیبؔ علی پوری--

ہے عزاداروں پہ احساں زینبِؑ دلگیر کا   ہم کو سکھلایا سلیقہ ماتمِ شبیرؑ کا
ہاتھ سینوں پر اگر بچوں کے ہوں تو جان لو   کر رہے ہیں وہ بھی ماتم اصغرِؑ بے شِیر کا

--میر مجیبؔ علی پوری--

شاہ اصغرؑ کورن میں لاتے ہیں   دل فرشتوں کے تھرتھراتے ہیں
بے زباں تیر کھا کے ہنستا ہے   اہلِ شر اُنگلیاں چباتے ہیں

--میر مجیبؔ علی پوری--

کم سِن ہے شِیر خوار ہے جذبہ جوان ہے   اس کی ہنسی میں دینِ محمدؐ کی جان ہے
ہونٹوں سے بے زباں کے برستی ہے تشنگی   گویا صغیرؑ پیاس کا اک آسمان ہے

--میر مجیبؔ علی پوری--

تیور بتا رہے ہیں یہی شِیر خوار کے   تا حشر ہونگے چرچے تبسم کے وار کے
اب دیکھ تیری فوج کا انجام اے یزید   اصغرؑ کرے گا جنگ بِنا ذوالفقار کے

--میر مجیبؔ علی پوری--

باغِ وحدت کو تازگی دے دی   لبِ فردوس کو ہنسی دے دی
صرف چھ ماہ جی کے اصغرؑ نے   حشر تک دیں کو زندگی دے دی

--میر مجیبؔ علی پوری--

جب رُخِ بے شیر پہ چمکی کرن عباسؑ کی   آرزو پوری ہوئی تشنہ دہن عباسؑ کی
فتح کر لے گی کربلا بے شِیر نے یہ سوچ کر   شام و کوفہ فتح کر لے گی بہن عباسؑ کی

--میر مجیبؔ علی پوری--

یہ کیسا عزم ہے جو بار بار ہنستا ہے   اجل کی گود میں بے اختیار ہنستا ہے
کہا یزید سے بیعت نے اب سوال نہ کر   تری شکست پہ اک شیر خوار ہنستا ہے

--میر مجیب علی پوری--

حرملا کو تیراندازی بڑی مہنگی پڑی   اک مجاہد کی ادائے جنگ بھی مہنگی پڑی
فتح پائی دین نے اور کفر نے کھائی شکست   بیعتِ فاسق کو اصغرؑ کی ہنسی مہنگی پڑی

--میر مجیب علی پوری--

وزن جانے کتنا ہے اِک ہنسی کی ضربت کا   تخت ہو گیا تختہ شام کی حکومت کا
بے زباں نے بیعت کی کاٹ دی زباں ہنس کر   حشر تک نہ اُٹھے گا پھر سوال بیعت کا

--میر مجیب علی پوری--

جو شِیر خوار نے ڈالی نگاہ مقتل میں   تڑپ کے رہ گئی شامی سپاہ مقتل میں
وہ جنگ کرب و بلا کی ادھوری رہ جاتی   اگر صغیر کو لاتے نہ شاہ مقتل میں

--میر مجیب علی پوری--

کئی ہزار ظالموں کے درمیاں، دشت میں اکیلا، چھ مہینے والا ویر مسکرائے گا
عدو کی بزدلی پہ اور ستمگروں کے حال پر، شجاعتوں کا ایک مہِ منیر مسکرائے گا
حسینؑ کی اُمنگ پر علیؑ کے رنگ ڈھنگ میں لڑے گا جنگ بے زباں تو دنگ ہونگے دو جہاں
تڑپ کے روئیں گے عدو، یزید ہار جائیگا، اجل کی گود میں جونہی صغیرؑ مسکرائے گا

--میر مجیب علی پوری--

دشت میں ششماہے کو جب لے کے آئی تشنگی   لاکھوں خونخواروں کو ہنس کر خوں رُلائی تشنگی
پیاس کے عالم میں کھا کر تیر ظلم و جور کا   صبر کے دریا سے اصغرؑ نے بجھائی تشنگی

--میر مجیب علی پوری--

قرآن کے ہونٹوں پہ تبسم کی اذاں ہے　　نبیوں کا اماموں کا بھرم اس میں نہاں ہے
یہ طرزِ تکلم ہے لبِ دین پہ گویا　　اسلام کے منہ میں علی اصغرؑ کی زباں ہے

--میر مجیب علی پوری--

کمسنی خشک زباں لب پہ پھرا دیتی ہے　　ظلم کو رونے پہ مجبور بنا دیتی ہے
فاتح کرب و بلا کون ہے گر پوچھے کوئی　　کربلا بس علی اصغرؑ کا پتہ دیتی ہے

--میر مجیب علی پوری--

نام اصغرؑ سے دن نکلتے ہیں　　ذکرِ کرب و بلا میں ڈھلتے ہیں
پوچھو اصغر کے خون ناحق سے　　کس کے صدقے میں لوگ پلتے ہیں

--میر مجیب علی پوری--

سلسبیل و کوثر کی سرحدیں نہیں ہوتیں　　تشنگیء اصغرؑ کی سرحدیں نہیں ہوتیں
انتہا کو پا کر بھی ظلم ہو گیا محدود　　صبر کے سمندر کی سرحدیں نہیں ہوتیں

--میر مجیب علی پوری--

پیاس بولی کیا بساطِ لشکرِ کفار ہے　　چل علی اصغرؑ تبسم ہی تیری تلوار ہے
صبر ہے محوِ تبسم ظلم ہے گریہ کناں　　اے زمانہ بول کس کی جیت کس کی ہار ہے

--میر مجیب علی پوری--

صبر نے تبسم کو کہکشاں بنا ڈالا　　کربلا کی دھرتی کو آسماں بنا ڈالا
بے زبان اصغرؑ نے ہونٹ سی کے، بیعت کے　　ہر یزید دوراں کو بے زباں بنا ڈالا

--میر مجیب علی پوری--

حسینی قافلے میں جب ہوا ششماہا بھی شامل　　مکمل ہو گئی فہرست شہداء کی بہتر تک
مشیت کا تقاضہ تھا گلا ہنس کر دیا ورنہ　　کہاں ممکن تھا تیر حرملا آ جائے اصغرؑ تک

--میر مجیب علی پوری--

سبطِ مصطفیٰؐ دینِ مصطفیٰؐ کا مطلع ہے　　　ہر شہیدِ راہِ حق ایک ایک مصرع ہے
کیوں نہ دینِ خالق کی منقبت مکمل ہو　　　بے زباں علی اصغرؑ کربلا کا مقطع ہے

--میر مجیب علی پوری--

پھول سے ہیں جسم لیکن حوصلے فولاد سے　　　یہ علیؑ کے لال ہیں ڈرتے نہیں تعداد سے
وہ یزیدی نسل کی فہرست میں شامل ہوا　　　جو بھی ٹکرایا ابو طالبؑ تیری اولاد سے

جس کو اصغرؑ کے تبسم ہی نے گونگا کر دیا
کیسے بیعت مانگتا وہ سیدِ سجادؑ سے

--سید موسیٰ شاہ رُخ نے sms کے ذریعے بھیجا--

سرمایہءِ دیں، دولت احساس ہے اصغرؑ　　　ہم نامِ علی جراءتِ عباسؑ ہے اصغرؑ
اعداء کے مقابل کوئی دیکھے اسے محسنؔ　　　اسلام کے جذبات کا کاش ہے اصغرؑ

--سید موسیٰ شاہ رخ نے SMS بھیجا--

ہر جنگ میں قانون ہے ہتیار سے لڑنا　　　خنجر سے کبھی تیر سے تلوار سے لڑنا
آتا ہی نہیں لوگوں کو افکار سے لڑنا　　　سمجھاؤں گا دنیا کو میں کردار سے لڑنا

اس نسل سے ہر نسل کو امداد ملے گی
ماؤں کو میرے جھولے سے اولاد ملے گی

--شوکت کرمانی صاحب نے SMS بھیجا--

علیؑ اصغرؑ کا جو شیدا رہا ہے　　　دعا عباسؑ کی وہ پا رہا ہے
زمانہ چودہ سو برسوں سے اب تک　　　علی اصغرؑ کا صدقہ کھا رہا ہے

--شہنشاہ بجنوری--

کوئی عمر سعد سے جا کر یہ بتادے　　　میدان میں چھ ماہ کا ایک ویر لڑے گا
عباسؑ سے لڑنا ہے تو فوج اور بڑھا لے　　　مولا کے تو لشکر سے بے شِیر لڑے گا

--اخترؔ لکھنوی--

اور بھی ہوتا علی اصغرؑ کا سفر طولانی　　　صرف جھولے سے مچل کر نہ زمیں تک آتا
وہ تو یہ کہیے حسینؑ آ گئے لینے کے لئے　　　ورنہ میدان تلک گھٹنیوں چلتا آتا

--اخترؔ سرسوی--

ان میں عباسؑ سا غازی ہو کہ اکبرؑ سا جری　　　سب نے شبیرؑ سے نصرت کی سند مانگی ہے
کل شہیدوں میں ایک ایسا مجہد ہے اصغرؑ　　　جس سے مقتل میں امامت نے مدد مانگی ہے

--اخترؔ سرسوی--

اصغرؑ کو بھی مجاہدِ اکبر کہوں گا میں　　　ایسا جہاں میں اور کوئی سُور ما نہیں
بس مسکرا کے رن میں قیامت مچا گیا　　　یہ خیریت ہوئی کہ وہ کھل کر ہنسا نہیں

--معجزؔ سنبھلی--

ناصرانِ شہِ والا میں نہ تھی عمر کی قید　　　چلنے والوں سے بھی آگے تھے نہ چلنے والے
ایڑیاں ٹیک کے اصغرؑ نے دکھائے تھے پیر　　　پاؤں دکھلائے تھے بیعت کو کچلنے والے

--معجزؔ سنبھلی--

بن کے عنوان شہادت کی وہ تصویر چلا　　　مٹھی میں لئے دین کی تقدیر چلا
حرملہ سے علی اصغرؑ کے تبسم نے کہا　　　یہ تو بیکار گیا اور کوئی تیر چلا

اصغرؑ وہ جس نے پاؤں نہ رکھا زمین پر　　　اسلام کو بتا دیا چلنا زمین پر

جھاں میں آکے وہ بِن چلے چلا بھی گیا
زمیں ترس گئی اصغر کے نقشِ پا کے لئے

(۔۔سید موسیٰ شاہ رخ نے بذریعہ SMS روانہ کیا۔۔)

علی اصغرؑ

نہ جانے کیوں رہے جھولے میں اصغر اتنے گم سُم سے
نکل کر آئے جھولے سے تو جیتے دل تکلم سے
زبانِ خشک سے پڑھ کر رجز باطل کو تڑپایا
لڑائی جیت لی باطل سے پھر تیغِ تبسم سے

۔۔رضوان عزمی امروہوی۔۔

تاریخِ کربلا نہ مؤرخ بتا سکا
ہر ایک یزیدِ وقت کو بے جان کر دیا
رَد کر کے ذوالفقارِ تبسم سے تیرِ ظلم
اصغرؑ نے اپنی جیت کا اعلان کر دیا

۔۔رضوان عزمی امروہوی۔۔

نہ عالم پیاس کا تم اصغرِؑ بے شیر سے پوچھو
اُبلتے خون سے پوچھو نہ کچھ شبیرؑ سے پوچھو
وہی خود شاہدِ عینی ہے ان کی تشنہ کامی کا
عطش کا حال کیا تھا حرملا کے تیر سے پوچھو

ماں کہتی تھی کیا ملال جھیلے ہوں گے
رات اندھیری اور ڈراؤنا جنگل
اصغرؑ میرے قبر میں اکیلے ہوں گے
بہنا نہیں پاس کیسے کھیلے ہوں گے

نازاں ہوئی توحید بھی اس نصرتِ دیں پر
معصوم علیؑ دشت میں کیا کرنے چلا ہے
پاؤں پہ کھڑا ہو نہیں سکتا مگر اصغرؑ
اسلام کو پاؤں پہ کھڑا کرنے چلا ہے

کربلا میں دیکھا ہے ہم نے ایک عجب واقعہ
جس کے ہونٹوں پر ہنسی تھی وہ رلاتا رہ گیا
رن میں تیر انداز منہ پھیر کر روتے رہے
تیر کھانے والا رن میں مسکراتا رہ گیا

کانٹوں کی رکاوٹ سے کلی بھی نہیں رکتی
صیاد سے پھولوں کی خوشبو بھی نہیں رکتی
کیا روکو گے تم ذکرِ حسینؑ ابنِ علیؑ کو
تم سے تو ایک اصغرؑ کی ہنسی بھی نہیں رکتی

--قمر عباس نے بھیجا--

تاریخ اُسے کہتی ہے ششماہا مجاھد
جو باپ کے ہاتھوں پہ تبسم سے لڑا ہے
اور عاشور کو جو گھٹنیوں چلنے بھی نہ پایا
اسلام اُسی بچے کے پیروں پہ کھڑا ہے

---رضا سرسوی---

توحید بھی حیران ہے اس نصرتِ دیں پر
یہ چھوٹا علیؑ دشت میں کیا کرنے چلا ہے
پاؤں پہ کھڑا ہو نہیں سکتا ہے مگر اصغرؑ
اسلام کو پاؤں پہ کھڑا کرنے چلا ہے

--المرسلہ سید صائم رضا۔شوکت رضا شوکت نے پڑھا--

سپاہِ دین کی توحید آگاہی کو سلام
کیا خدا نے بندوں کی بندگی کو سلام
سنو فرات کی لہروں سے آ رہی ہے صدا
علیؑ کے لاڈلے پوتے کی تشنگی کو سلام
یزیدیت جسے صدیوں میں بھی مار نہ سکی
حسینیت تیرے اصغرؑ کی زندگی کو سلام
نجف کے شاہ نے کرب و بلا کے شاہ سے کہا
حسینؑ میں بھی علیؑ ہوں تیرے علیؑ کو سلام

۔۔شوکت رضا شوکتؔ نے پڑھا۔۔

لڑنے کی عمر بھی نہیں، تیار بھی نہیں
تن پہ کوئی زرہ بھی نہیں، ہتیار بھی نہیں
چھوٹے علیؑ کی آج لڑائی تو دیکھئے
کرتے ہیں قتل، ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

۔۔شوکت رضا شوکتؔ نے پڑھا۔۔

سلام شہزادہ علی اصغرؑ از شوکت رضا شوکت

کہنے کو میرا آج کا عنوان ہے اصغرؑ
لیکن میرے ادراک کی پہچان ہے اصغرؑ
مانا کی قلم کے لئے ذیشان ہے اصغرؑ
کس طرح سے لکھوں میرا عرفان ہے اصغرؑ

مجھ پر میرے مالک کا یہ احسان بڑا ہے
جو کچھ ہے میرے پاس وہ اصغرؑ کی عطا ہے

شاہوں کا شہنشاہ ہے میرے شاہ کا بچہ
جس راہ پہ محمدؐ تھے اُسی راہ کا بچہ
ہر حال میں توحید سے آگاہ کا بچہ
لو آ گیا میدان میں چھ ماہ کا بچہ

بے شیر کے بیتاب رو یئے یہ بات تو طے ہے
یہ عمر تو کیا، عمر تو بیکار سی شیء ہے

جس نے بھی مصیبت میں یہی نام الاپا
چھوٹوں کو دیا ہے اسی چھوٹے نے بڑاپا
ششما ہے بدن میں کئی صدیوں کا سراپا
آلِ نبیؐ اور علیؑ پر بھی بڑھاپا

میدان شہادت میں یہ جراءت کا ولی ہے
حد ہو گئی اصغرؑ سے بھی پہلے یہ علیؑ ہے

بے دل کا جو دل ہے میں اسی دل کا مکیں ہوں
چھوٹا ہوں مگر انگشت شھادت کا نگیں ہوں
اکبرؑ سے نہ لوں داد تو اصغرؑ ہی نہیں ہوں
اِس نسل سے ہر نسل کو امداد ملے گی

ماؤں کو میرے جھولے سے اولاد ملے گی

بابا مجھے لے آئے ہیں ذیشان سمجھ کر　　اُمت کے لئے صلح کا سامان سمجھ کر
مت رحم کرو تم مجھے قرآن سمجھ کر　　نادان نہ بننا کبھی نادان سمجھ کر
آخر میں جو آیا ہوں، سمجھتے ہو کیا ہوں
اصغرؑ ہوں مگر جنگ میں اکبرؑ سے بڑا ہوں
۔۔شوکت رضا شوکتؔ نے پڑھا۔۔

بندوں کو علیؑ کرتا ہے توحید شناسا　　وحدت کی ہے تسکین رسالت کا دلاسا
اصغرؑ کا تبسم ہوا نو لاکھ پہ بھاری　　شبیرؑ کا چھوٹا سا پسر بھی ہے بڑا سا
۔۔شوکت رضا شوکتؔ نے پڑھا۔۔

فرعون کو سیدھا کبھی چلتے نہیں دیکھا　　گرتے ہوئے دیکھا ہے سنبھلتے نہیں دیکھا
اصغرؑ کی طرح مقصد اسلام کی خاطر　　اتنا کسی بچے کو مچلتے ہوئے نہیں دیکھا

آنکھیں سوتی ہیں ہمارے دل نہیں سوتے　　اپنے منصب کی حقیقت کو کبھی کھوتے نہیں
تیر کھا کے مسکرا کے کہہ گئے اصغرؑ　　ہم ہیں اولادِ علیؑ میدان میں روتے نہیں
۔۔شوکت رضا شوکت۔۔

اک بار پڑھ کے دیکھ لے تاریخ کربلا　　چھ ماہ کے صغیر نے کیا کام کر دیا
جتنا دیا ہے خون محمدؐ کے دین کو　　اصغرؑ نے ماں کا دودھ اتنا نہیں پیا

پانی پانی کر گئی دریا کو اک بچے کی پیاس　　تشنگی کو سانس لینے کا قرینہ آ گیا
تیر کھا کر ہنس پڑا اصغرؑ کچھ اس انداز سے　　شرم سے قاتل کے ماتھے پر پسینہ آ گیا

یہ کون بے زبان ہے تمہیں کچھ خیال ہے　　درِ نجف ہے؛ بانوء بیکس کا لال ہے

لو مان لو تمہیں قسم ذوالجلال ہے　　یثرب کے شاہزادے کا پہلا سوال ہے

پوتا علیؑ کا تم سے طلبگارِ آب ہے

دے دو کہ اس میں نام وری ہے ثواب ہے

سنو فرات کی لہروں سے آرہی ہے صدا　　علیؑ کے لاڈلے پوتے کی تشنگی کو سلام

نجف کے شاہ نے کرب و بلا کے شاہ سے کہا　　حسینؑ میں بھی علیؑ ہوں تیرے علیؑ کو سلام

بے زباں رن میں اُڑاتا تیرے فن کا مذاق　　حرملہ تجھ کو ڈوب مرنا چاہیئے

کہہ رہا ہے آج تک اصغرؑ کا دستورِ عمل　　موت کے سینے پہ چڑھ کر مسکرانا چاہیئے

--رضی--

اصغرؑ بڑا عجیب صحیفہ ہے نور کا　　مفہوم ہے حسینؑ کے جائز غرور کا

چھوٹا سا یہ کلیم شھادت کے پھول کا　　وارث ہے یہ کمسنی میں علیؑ کے شعور کا

بچپن کی منزلوں میں اتنا تمیز ہے

جھولا نہیں امام کی نصرت عظیم ہے

ننھے سے دل میں حق کی حمایت کا شوق ہے　　چھوٹی سی زندگی میں شہادت کا شوق ہے

اپنے لہو سے اپنی طہارت کا شوق ہے　　واجب نہیں ہے پھر بھی عبادت شوق ہے

مانا کہ ابھی جہاد کے قابل نہیں ہے یہ

ارے پھر بھی امامِ وقت سے غافل نہیں ہے یہ

--وفا--

اصغرؑ بڑا عجیب صحیفہ ہے نور کا　　مفہوم ہے حسینؑ کے جائز غرور کا

اتنا سا یہ کلیم ہے شہادت کے طور کا　　وارث ہے کمسنی میں علیؑ کے شعور کا

گر وقت اس کے سن کو جوانی میں ڈھالتا　　عباسؑ نامور کا منصب سنبھالتا

عجب شان ہے حسینؑ تمہارے لشکر کی　　کہاں سے ڈھونڈ کے لائیں مثال اصغرؑ کی
ستارہ اب بھی فجر کا اداس ہوتا ہے　　سنائی دیتی ہے اب بھی اذان اکبرؑ کی

ایک بار پڑھ کے دیکھ لے تاریخ کربلا　　چھ ماہ کے صغیر نے وہ کام کر دیا
جس نے دیا ہے خون محمدؐ کے دین کو　　اصغرؑ نے ماں کو دودھ بھی اتنا نہیں پیا

آنکھ سوتی ہے ہمارے دل کبھی سوتے نہیں　　اپنے منصب کی فضیلت کو کہیں کھوتے نہیں
تیر کھا کے مسکرا کے کہہ گئے اصغرؑ ہمیں　　ہم ہیں اولادِ علیؑ میدان میں روتے نہیں

یہ کون بے زبان ہے، تمہیں کچھ خیال ہے　　درِ نجف ہے بانوءِ بیکس کا لال ہے
لو مان لو تمہیں قسمِ ذوالجلال ہے　　یثرب کے شاہزادے کا پہلا سوال ہے

پوتا علیؑ کا تم سے طلبگار آب ہے
دے دو کہ اس میں ناموری ہے، ثواب ہے

لاشے کے منہ کو دیکھ کر کہنے لگے یہ شاہ　　بے چارگی کا وقت ہے اصغرؑ خدا گواہ
ماں بہنیں گھر میں، باپ پہ یہ نرغہِ سپاہ　　یہ ریگِ گرم اور یہ بدن نرم آہ آہ

دل ساتھ نکلا پڑتا ہے، کیونکر جدا کروں
سونپوں کسے، لٹاؤں کہاں آہ کیا کروں

پانی پانی کر گئی دریا کو ایک بچے کی بات　　　تشنگی کو سانس لینے کا قرینہ آ گیا
تیر کھا کر ہنس پڑا اصغرؑ کچھ اس انداز سے　　　شرم سے قاتل کے ماتھے پر پسینہ آ گیا

عجب شان ہے حسینؑ تمہارے لشکر کی　　　کہاں سے ڈھونڈ کے لائیں مثال اصغرؑ کی
ستارہ اب بھی فجر کا اداس ہوتا ہے　　　سنائی دیتی ہے اب بھی اذان اکبرؑ کی

سنو فرات کی لہروں سے آ رہی ہے صدا　　　علیؑ کے لاڈلے پوتے کی تشنگی کو سلام
نجف کے شاہ نے کرب و بلا کے شاہ سے کہا　　　حسینؑ میں بھی علیؑ ہوں تیرے علیؑ کو سلام

۔۔شوکت رضا شوکت نے پڑھا۔۔

ہر جنگ میں قانون ہے ہتیار سے لڑنا　　　خنجر سے کبھی، تیر سے تلوار سے لڑنا
آتا ہی نہیں لوگوں کو افکار سے لڑنا　　　سمجھاؤں گا دنیا کو میں کردار سے لڑنا

اس نسل سے ہر نسل کو امداد ملے گی
ماؤں کو میرے جھولے سے اولاد ملے گی

۔۔شوکت رضا شوکت نے پڑھا۔۔

لافتی کے پھول سے جب سامنا ہو جائے گا　　　حرملا تو ایک ہنسی میں لاپتہ ہو جائے گا
قائدہ شبیرؑ کا دنیا سے پڑھواتے رہو　　　ورنہ یہ سارا جہاں القاعدہ ہو جائے گا

کون ہے قاتل کا حامی کون ہے مقتول کا
حوصلہ مضبوط رکھو خود سے فیصلہ ہو جائے گا

۔۔نایاب ہلوروی۔۔

مسکرا کر علی اصغرؑ نے کہا بابا سے میرے قاتل کو میرے سامنے بے بس کر دو
تیر کو پھینک کے سوکھی ہوئی گردن سے میری حرملہ ہار گیا ہے اسے واپس کر دو

--اختر سرسوی--

وطن سے آج اکیلے نہ جائیں گے شبیرؑ کلی بھی ترک کرے گی چمن گلاب کے ساتھ
یہ کہہ کے آ گئے بابا کی گود میں اصغرؑ چمن میں رہتی ہیں کرنیں بھی آفتاب کے ساتھ

--اختر سرسوی--

فرشتے دیکھ رہے ہیں حسینؑ کا سجدہ نظر سے اپنی عبادت اترنے والی ہے
حسینؑ خون سے اصغرؑ کے کر رہے ہیں وضو نماز کیا تیری قسمت بدلنے والی ہے

--اختر سرسوی--

دین پر قربان ہونے کے لئے ہر ایک ہے عزم قاسمؑ عزمِ اکبرؑ عزم اصغرؑ ایک ہے
حرملہ کے تیر پر اور حرملہ کے قتل پر اصغرؑ و سجادؑ کے ہنسنے کا منظر ایک ہے

--معروف سرسوی--

اکبرؑ جہاں حسینؑ کو بے نور کر گیا عباسؑ اپنے غم سے کمر چور کر گیا
اصغرؑ تو کربلا کا واحد شہید ہے جو مسکرا کے ساری تھکن دور کر گیا

--اختر سرسوی--

رباعیات

شہزادہ علی اصغرؑ

جمع کردہ

سید نذر عباس رضوی